عجالہ نافعہ در تحقیق
مسئلہ افضلیت
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ
اور
مسلک اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ
مزین بتصدیق
نائب اعلیحضرت حضور تاج الشریعہ
علامہ مفتی محمد اختر رضا خان
قادری برکاتی بریلوی
مدظلہ العالی
تحقیق و تدوین
محمد منور عتیق رضوی

عجالہء نافعہ در تحقیق

مسئلہ افضلیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسلک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

مزین بتصدیق نائب اعلحضرت حضور تاج الشریعۃ علامہ
مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی بریلوی دامت فیوضاتہ العالیہ

اس رسالہ مبارکہ وعجالہ نافعہ میں امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ان تصانیف اور تعلیمات کا روشن بیان ہے، جن میں آپ نے حجج قاہرہ اور دلائل باہرہ سے ثابت فرمایا کہ افضلیت شیخین کریمین j اہل سنت و جماعت کے نزدیک اجماعی ومتواتر ہے اور جو اس عقیدے میں اختلاف کرے گا دائرہ اہلسنت سے خارج ہے۔

تحقیق وتالیف

خادم علمائے اہلسنت

محمد منور عتیق غفرلہ

یو۔کے

پھر فرمایا:

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیاء صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد و مرتضٰی نیز دریں اجماع متفق و شریک بود، مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است۔ اے خان و مانِ مافدائے بنام مرتضٰی باد! وا ے دل و جانِ ما نثار اقدام مرتضٰی باد! کدام بد بخت ازل کہ محبت مرتضٰی در دلش نباشد و کدام راندۂ درگاہ مولٰی کہ اہانتِ او روا دارد، مفضلہ گماں بردہ است کہ نتیجہء محبت با مرتضٰی تفضیل اوست بر شیخین و نمیدانند کہ ثمرۂ محبت موافقت ست با او نہ مخالفت۔۔۔الخ''

(فتاوٰی رضویہ، غایۃ التحقیق، جلد ۲۸، صفحہ 488 تا 489)

امام اہل سنت کے نزدیک افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قطعی ہے:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قطعی ہونے پر امام اہل سنت مزید فرماتے ہیں۔

''یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت جناب افضل الأولیا المحمدیہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل یا ان کے ہمسر ہیں گمراہ بدمذہب ہے۔ سبحان اللہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ صدیق رضی اللہ عنہ اکبر امام الاولیاء مرجع العرفاء امیر المؤمنین مولٰی المسلمین سیدنا مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے بھی اکرم و افضل و اکمل ہیں۔ جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی مانتے ہیں نہ

کہ حضور غوثیت مآب کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیح وخرقِ اجماع امتِ مرحومہ ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم"

(فتاویٰ رضویہ، فتاوی کرامات غوثیہ، جلد 68، صفحہ 420)

اور امام اہل سنت نے جس متن متین کو مذہب ماتریدیہ میں قبول وپسند فرمایا اور جس پر خود شرح لکھی بلکہ اتنا سراہا کہ اس کے مصنف کو 'اعلام معالم الیقین کو بلند کرنے والا' فرمایا، اور اس کی کتاب کو "یکتائے زمانہ" اور باب "عقائد میں ایک کامل نصاب" فرمایا اس سے مراد السیف المسلول معین الحق فضل رسول برکاتی عثمانی بدایوانی اور آپ کی کتاب مستطاب مقبول عندالارباب، 'المعتقد المستند' 1270ھ ہے جس پر آئمہ زمن واکابر ملت اسلامیہ مثل علامہ فضل حق خیر آبادی، شاہ احمد سعید مجددی دہلوی اور مفتی صدر الدین دہلوی جیسی جامع المعقول و المنقول شخصیات نے زبردست تقریظیں لکھیں اور تحقیق حق پر مصنف کی ہزار تحسین فرمائی۔

اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے علماء متقدمین سے امام ابومحمد بن قتیبۃ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا جس میں انھوں نے چھ ٦ عقائد پر اہل سنت وجماعت کے محدثین کا اجماع ذکر فرمایا اور ان عقائد میں سے پانچویں عقیدے میں تفضیل شیخین ذکر کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی آدمی ان میں سے کسی ایک میں بھی اختلاف کرتا تو اہل سنت کے علماء اسے بدعتی مان کر اس سے دوری اختیار کرتے اور اس کی مذمت فرماتے۔ عبارت ملاحظہ ہو:

"وقال ابو محمد بن قتيبة :أجمع أهل الحديث على ستة أشياء ، وهي ما شاء الله كان ومالم يشاء لم يكن۔ وعلى أنه خالق الخير والشر۔ وعلى أن

القرآن كلام الله غير مخلوق۔ وعلى أنه يرى يوم القيامة۔ وعلى تقديم الشيخين على سائر الصحابة في الفضل۔ وعلى الايمان بعذاب االقبر۔لا يختلفون في هذه الأصول ، ومن فارقهم في شيء من ذلك نابذوه وبدعوه وهجروه“

(المعتقد المستند ،صفحہ 88،مبارکپور،انڈیا)

پس معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک افضلیت ابوبکر صدیق پر اجماع اہل سنت قائم ہے۔اور جو شخص اس بارے میں کوئی دوسری رائے رکھے آپ اسے بدعتی مانتے۔اور صرف یہی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ہی نہیں بلکہ سر زمین ہندوستان کی وہ شخصیات جو معقولات اور منقولات میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں انھوں نے بھی اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے۔ابھی علامہ فضل حق خیر آبادی، علامہ فضل رسول بدایوانی، علامہ شاہ احمد سعید مجددی دہلوی اور علامہ ومفتی صدر الدین کا تذکرہ گزرا۔جن میں ہر ایک اپنے مقام علم وفن میں استاذ زمانہ اور یگانہ روزگار رہے۔

امام اہل سنت نے اپنی بہت ساری تصانیف میں تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما پر اجماع قطعی نقل فرمایا جس میں سرفہرست رسالہ 'منتھی التفصیل'، 'مطلع القمرین' اور 'الزلال الانقی' ہیں۔'الزلال الانقی' کے ابتدائیہ میں خود رقم طراز ہیں۔

”مجھے اس کتاب کی تصنیف اور اس کی تالیف خوب اور اس کی ترتیب کو محکم کرنے پر اس امر نے اکسایا جو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ منحرف ہوئے اور کچھ قدم پھسلے اور کچھ اس گمراہ ہوئے جس کے لئے نہایت بلندی کے علم بلند کئے گئے آیات، اخبار و آثار کی کثرت سے اور اسی پر صحابہ کبار، اہل بیت اطہار،
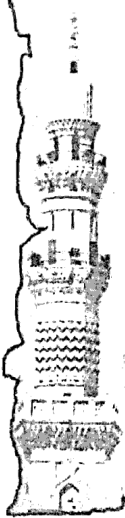
پیشوایان اخیار، اور علماء ابرار کا **اجماع** ہو چکا یعنی شیخین ابوبکر وعمر کی فضیلت ابوالحسنین علی پر۔۔۔۔" (مترجم)

(فتاویٰ رضویہ، الزلال الانقی، جلد 28، صفحہ 497)

رسالہ 'غایۃ التحقیق' کے سوال دوم کے جواب میں لکھتے ہیں:

"اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا **اجماع** ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسول و انبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلافائے اربعہ رضی اللہ عنہم تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووجاہت وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچتا۔ ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ ذوالفضل العظیم۔

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وعلیہم وبارک وسلم۔ اس مذہب مہذب پر آیات قرآنِ عظیم واحادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والتسلیم وارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضیٰ ودیگر ائمہ اہل بیت طہارت وارتضا **واجماع** صحابہ کرام وتابعین عظام وتصریحات اولیائے امت وعلمائے امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ وحجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہوسکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم بسیط وضخیم دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (1297ھ) سے متسم تصنیف کی اور خاص آیہ کریمہ "ان اکرمکم عند اللہ اتقکم" اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اثبات واحقاق اور اوہام خلاف کے ابطال وازہاق میں ایک جلیل رسالہ مسمی بنام تاریخی "الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی" (1301ھ) تالیف کیا۔ اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر

موکول............الخ"
(فتاوی رضویہ، غایۃ التحقیق، جلد 28، صفحہ 478)

امام اہل سنت نے 'الزلال الانقی' میں ان علماء اسلام کے نام گنوائے جنھوں نے انعقاد اجماع کی تصریح فرمائی بعض یہ ہیں: صحابہ میں حضرت عبد اللہ ابن عمر اور ابو ہریرہ، تابعین میں سے میمون ابن مہران، اور تبع تابعین میں سے امام شافعی وغیرہم۔

(فتاوی رضویہ جلد ۲۸، صفحہ ۶۷۰ تا ۶۷۸)

عقیدہء افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل سنت کا ایک امتیازی نشان ہے:

امتیازی علامت ہمیشہ وہ وصف ہوتا ہے جو کسی ایک نوع کو دوسری نوع یا ایک جنس کو دوسری جنس سے بلکل جدا کر دے۔

اگر مختلف انواع یا اجناس ایک ہی وصف میں من وجہ یا من کل الوجوہ مشترک ہوں تو وہ ہرگز علامت نہیں ہوسکتا ہے۔

امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک تاریخی خط میں جو کہ ایک رسالہ کی شکل اختیار کر گیا ہے بیس (20) ایسے عقائد گنوائیں ہیں جو کہ ہندوستان میں سنی اور غیر سنی ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ یہ رسالہ آج بھی اہل سنت کے لئے معیار سنیت ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر قابل مطالعہ ہے۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ مختصر یہ کہ ایک محلّہ کے لوگوں نے ایک مولوی صاحب کے عقائد کی صحت دریافت کرنی تھی۔ انھوں نے تحریر میں امام اہل سنت سے رجوع کیا جس پر امام اہلسنت نے یہ رسالہ جواب میں تحریر فرمایا اور اس پر مولوی صاحب کے دستخط کروا کر انھیں بریلی شریف سے سند سنیت بھیجی گئی۔ اس رسالے کا نام "امورِ عشرین در امتیاز عقائد سنیین" ہے۔ امام اہل سنت عقیدہ نمبر 4 یوں تحریر فرماتے ہیں

"جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہم پر قرب الٰہی میں

تفضیل دے وہ گمراہ مخالف سنت ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ رسالہ امورعشرین، جلد،29 صفحہ 613، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ملاحظہ ہو کہ امام اہل سنت نے اس عقیدے کو کتنی اہمیت دی کہ جب کسی کے عقائد کو پرکھنے کا معاملہ آیا تو مسئلہ تفضیل کو اوائل میں رکھا۔ پس معلوم ہوا کہ معیار سنیت میں مسئلہ تفضیل نہایت اہم ہے اور اس کو بیان کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ سنی اور تفضیلی شیعہ میں فرق کیا جائے جو عقائد میں بظاہر ایک ہی نظر آتے ہیں۔

افضلیت شیخین کے خلاف اگر کوئی حدیث ملے تو؟

'منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین' میں مسئلہ افضلیت کے دھمکتے اصول:

امام اہل سنت نے ضعیف احادیث کے احکام اس مبارکہ رسالے میں جمع فرمائے جو کہ کتب محدثین میں منتشر تھے۔ اس رسالے کے تکمیل کے بعد آپ نے بعض مسائلِ تازہ اور مسائلِ شتی کو 'خاتمہ فوائد منثورہ' کے نام سے سلک تحریر میں نظم فرمایا۔ ان میں آپ نے فائدہ اولی جسے ''نفیسہٴ جلیلہ'' سے تعبیر فرمایا افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحقیق میں لکھا جس میں اہل سنت و جماعت کو زبردست رہنما اصول عطا فرمائے کہ ہرگز مسئلہ تفضیل میں ٹھوکر نہ کھا سکیں اور حق بجانب رہیں۔ اس پوری عبارت کا یہاں نقل کر لینا نہایت مفید ہوگا۔ اور دراصل یہی عبارت اور اس کے اندر بیان کردہ اصول ہمارے مسلک کی جان ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''فضیلت و افضلیت میں فرق ہے، دربارۂ تفضیل حدیث ضعیف ہرگز مقبول نہیں۔ فضیلت و افضلیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ وہ اسی باب سے ہے جس میں ضعاف بالاتفاق قابل قبول اور یہاں بالاتباع مردود و نامقبول۔

اقول جس نے قبول ضعاف فی الفضائل کا

منشاء کے افادات سابقہ میں روشن بیانوں سے گزرا ذہن نشین کر لیا ہے۔ وہ اس فرق کو بنگاہ اولین سمجھ سکتا ہے قبول ضعاف صرف محل نفع بے ضرر میں ہے۔ جہاں ان کے ماننے سے کسی تحلیل یا تحریم یا اضاعت حق غیر، غرض مخالفتِ شرع کا بوجہ من الوجوہ اندیشہ نہ ہو۔ فضائل رجال مثل فضائل اعمال ایسے ہی ہیں۔ جن بندگان خدا کا فضل تفصیلی خواہ صرف اجمالی دلائل صحیحہ سے ثابت ہے ان کو منقبت خاصہ جسے صحاح وثوابت سے معارضت نہ ہو۔ اگر حدیث ضعیف میں آئے اس کا قبول تو آپ ہی ظاہر کہ ان کا فضل تو خود صحاح سے ثابت، یہ ضعیف اسے مانے ہی ہوئے مسئلہ تو فائدہ زائدہ عطا کرے گی۔ اور اگر تنہا ضعیف ہی فضل میں آئے اور کسی صحیح حدیث کی مخالفت نہ ہو وہ بھی مقبول ہوگی کہ صحاح میں تایید نہ سہی خلاف بھی تو نہیں، بخلاف افضلیت کے کہ اس کے معنی ایک دوسرے سے عند اللہ بہتر وافضل ماننا ہے۔ یہ جب ہی جائز ہوگا کہ ہمیں خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے خوب ثابت و محقق ہوجائے، ورنہ بے ثبوت حکم لگا دینے میں محتمل کہ عنداللہ امر بالعکس ہو تو افضل کو مفضول بنایا، یہ تصریح تنقیص سے شان ہے اور وہ حرام تو مفسدہ تحلیل حرام و تضیعِ حقِ غیر دونوں درپیش کہ افضل کہنا حق اس کا تھا اور کہہ دیا اس کو۔ یہ اس صورت میں تھی کہ دلائل شرعیہ سے ایک کی افضلیت معلوم نہ ہو۔ پھر وہاں کا تو کہنا ہی کیا ہے، جہاں عقائدِ حقہ میں ایک جانب کی تفضیل محقق ہو اور
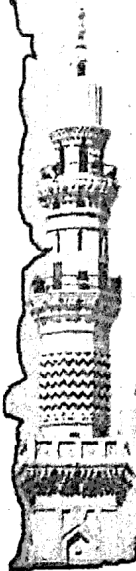
اس کے خلاف **احادیث سقام وضعاف** سے استناد کیا جائے ،جس طرح آج کل کے جُہّال' حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تفضیل حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں کرتے ہیں ۔ یہ تصریح مضادت شریعت و معاندت سنت ہے ۔ ولہٰذا ائمہ دین نے تفضیلیہ کو روافض سے شمار کیا کما بیناہ فی کتابنا المبارک مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین بلکہ **انصافاً** اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے قطعاً واجب التاویل ہے۔ اوراگر بفرض باطل صالح تاویل نہ ہو واجب الرد کہ تفضیل شیخین **متواتر و اجماعی** ہے کما اثبتنا علیہ عرش التحقیق فی کتابنا المذکور اور متواتر و اجماع کے مقابل احاد ہرگز نہ سنے جائیں گے۔۔۔۔الخ''

(فتاویٰ رضویہ، منیر العین، جلد 5، صفحہ 580 تا 582، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

اس کے بعد امام اہل سنت نے علامہ قسطلانی کی ارشاد الساری اور مواقف و شرح مواقف کا حوالہ نقل کر کے اپنے مذکورہ موقف کی تائید فرمائی۔

اس عبارت میں امام اہل سنت کا اجماع کے علاوہ تواتر کے ذکر کرنے کی ایک نہایت لطیف وجہ ہے کہ فقط اجماع کے ذکر کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ کوئی یہ تاویل کر ڈالے کہ اس اجماع سے مراد اجماع ظنی ہے، اس احتمال کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے تواتر کا اضافہ فرمایا جو قطعیت کا ہی فائدہ دیتا ہے، پس اجماع کا معنی قطعیت بھی متعین ہوگیا۔ تو ثابت ہوا کہ افضلیت شیخین پر نہ صرف اجماع دلیل ہے بلکہ احادیث متواترہ بھی ہیں جن میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

مسئلہء تفضیل کے دلائل میں نظر وخوض کرتے وقت اگر یہی پیمانہء فکر سامنے

رہے اور ان تابندہ اصول کی روشنی میں احادیث وآثار کو پرکھا جائے تو انسان اس مسئلہ افضلیت میں ہرگز لغزش نہیں کھا سکتا۔ انصاف کی راہ یہی ہے جو امام اہل سنت نے بتائی کہ خبر آحاد اعلیٰ درجے کی صحیح ترین حدیث ہی کیوں نہ ہو اصلاً تو ظنی ہے، اور قطعی دلیل کا مقابلہ وہ کیسے کر سکتی ہے جبکہ وہ اس پائے کی نہیں۔ پس توفیق اور تطبیق بین الادلۃ کا یہی راہ اختیار کیا جائے کہ حتی الامکان اس ظنی روایت کا صحیح محمل ڈھونڈا جائے ورنہ اسے رد کر دیا جائے، پر ایسے ہونا نہایت مستبعد، اور یہ کسی نقاد محدث اور زبردست عالم علل کا ہی کام ہے، ہر کسی ملاں کے بس کی بات نہیں۔

قارئین کرام! اب انصاف سے سوچئے کہ اگر یہ معاملہ 'حدیث' کے ساتھ ہے جو افضلیت شیخین کے خلاف آئے تو پھر اس مسئلے میں کسی عالم کے قیل وقال کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

تفضیلی شیعہ کون ہیں؟

امام اہل سنت نے ہمیں تفضیلی شیعوں کی پہچان ایک کتاب یا رسالے میں نہیں بلکہ متعدد رسائل میں عطا فرمائی۔ اس عجالے کے آخر میں جو کتب کی فہرست دی گئی ہے ان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ اسلام میں تفضیلیوں کے تعاقب میں شاید کسی دوسرے عالم نے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ نہ لکھا ہو۔ اگر کوئی صاحب تحقیق اس دعویٰ پر علمی اور تحقیقی مواخذہ کرنا چاہیں تو مجھے خوشی ہوگی اور میرے علم میں اضافہ ہوگا لیکن میرے محدود مطالعے میں ایک مصنف کی اس موضوع پر اتنی تصانیف نہیں ملیں گی جتنی امام احمد رضا کی ہیں۔

تفضیلیوں کے تعارف میں امام اہل سنت نے بہت سے رسائل میں گفتگو فرمائی لیکن یہاں پر آپ کے فقہی رسالہ 'ردالرفضۃ' (۱۳۲۰ھ) کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔

رسالہ 'ردالرفضۃ' اگرچہ امام اہل سنت نے بہت عجلت اور تیزی سے لکھا لیکن

حوالہ گزر چکا ہے۔

(19) فتاویٰ کرامات غوثیہ

اس میں افضلیت ابوبکر صدیق کے قطعی و اجماعی ہونے کی تصریح فرمائی۔ یہ فتاویٰ رضویہ کی جلد 28 میں چھپ چکا ہے۔ اس کی عبارت پہلے نقل کی جا چکی ہے۔

(20) وشاح الجید فی معانقۃ العید

اس رسالہ مبارکہ میں وہ احادیث نقل کیں گئیں جن میں سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ و اہل بیت کو اپنے گلے لگایا ساتھ ساتھ افضلیت ابوبکر صدیق بھی ضمناً ذکر ہوئی۔

(21) قصیدہء چراغ انس (۱۳۱۷ھ)

اس میں رد تفضیل کا ذکر گزر چکا ہے۔

(22) حدائق بخشش

اس میں امام اہل سنت نے شان اہل بیت اور شان خلفاء اربعہ میں شاندار اشعار لکھے۔ مقبول زمانہ 'درود و سلام' میں مولی علی کرم اللہ وجہہ کی شان واضح فرماتے ہوئے رفض اور تفضیل کے گمراہ مذہبوں کا رد بلیغ بھی فرمایا۔ چند اشعار یہ ہیں:

خاص اس سابق سیر قرب خدا
اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفا
عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقیں سید المتقین
چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا
باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافع اہل رفض و خروج
چارمی رکن ملت پہ لاکھوں سلام

ماحیٔ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام